www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

☆ کسی انسان کی وفات کے تقریباً ایک ہفتہ بعد گھر والے، اہل محلہ اور گاؤں کے عام لوگوں کو کھانے کی دعوت دیتے ہیں...... قرآن وحدیث میں اس کا کیا حکم ہے؟ (محمود الحسن سلیم، سکردو)

جواب: کھانے کی ایسی مجالس میں شرکت نہیں کرنی چاہیے، اس لیے کہ یہ طریق کار سنت نبویؐ سے ثابت نہیں۔ صحیح حدیث میں ہے "من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو ردّ"

یعنی "جو دین میں اضافہ کرے وہ اضافہ مردود (ناقابل قبول) ہے۔"

یاد رہے کہ سوئم، دسواں، بیسواں، چالیسواں، چھ ماہی، برسی وغیرہ سب بدعات کے زمرے میں شامل ہیں۔ شرح المنہاج للقونویؒ اور حنفی فقہ کی کتابوں میں ہے "اتخاذ الطعام فی الیوم الثالث والسادس والعاشر والعشرین وغیرها بدعة مستقبحة

یعنی "تیسرے، چھٹے، دسویں اور بیسویں وغیرہ دنوں میں کھانا کھلانا قبیح بدعات ہیں۔"

☆ طلاقِ رجعی کی صورت میں علیحدگی کے بعد دوبارہ نکاح کا حکم اور طریقہ کیا ہے؟ (ڈاکٹر خالد غوری)

جواب: سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوبارہ نکاح، طلاقِ رجعی کے اثنا میں (یعنی ایک یا دو طلاق کے بعد) پڑھا گیا ہے لہٰذا یہ نکاح درست ہے، صحیح بخاری کے باب مَن قال" لا نكاح الا بولي " کے تحت امام بخاریؒ نے حضرت معقلؓ بن یسار کی ہمشیرہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ اُن کے شوہر نے طلاقِ رجعی کے بعد رجوع کرنا چاہا تو معقلؓ رکاوٹ بن گئے۔ اس پر اللہ نے قرآن کی آیت ﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ......﴾ نازل ہوئی۔ معقلؓ نے اللہ کے فرمان کے سامنے اپنا سر جھکا دیا اور دوبارہ اپنی ہمشیرہ کا نکاح کر دیا۔ یہ واقعہ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ طلاقِ رجعی کی صورت میں زوجین دوبارہ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو سکتے ہیں۔☆

☆ سوال: کیا نبی اکرم ﷺ کا وسیلہ لیا جا سکتا ہے؟ جیسے تمام لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے واسطہ یا وسیلہ ہیں جس طرح آدم علیہ السلام کا وسیلہ بنے تھے جیسا کہ "فضائل اعمال" میں لکھا ہے کہ

☆ اس آیت اور واقعہ سے بعض لوگ نکاح میں عورت کے لئے ولی کی رضامندی کی عدمِ ضرورت پر بھی دلیل لیتے ہیں جبکہ امام بخاریؒ اسی واقعے اور آیت کریمہ کو نکاح میں وَلی کی ضرورت پر دلیل بنا رہے ہیں۔ استدلال بالکل واضح ہے کہ اگر نکاح میں ولی کی کوئی اہمیت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ سیدھے سبھاؤ عورتوں کو حکم دیتا کہ تم اپنا نکاح کر لو، ولیوں کی رضامندی کی فکر نہ کرو۔ علاوہ ازیں آیت کے نزول کے بعد اس واقعہ سے صحابہ نے جو سمجھا، وہی اس آیت کا مفہوم ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ معقل نے اپنی بہن کا نکاح کر دیا، (صحیح بخاری) نہ کہ معقل کی بہن نے از خود اپنی شادی رچالی۔ علماء کی کثیر جماعت نے یہی موقف اپنایا ہے اور امام بخاریؒ کے عجب قوی استدلال کی تائید کی ہے۔ یاد رہے کہ یہ واقعہ کسی کنواری لڑکی کا نہیں بلکہ اَیّم (شوہر دیدہ) کا ہے، اس لحاظ سے یہ کنواری لڑکی کے لئے بالاولی ولی کی رضامندی کی ضرورت کو اُجاگر کرتا ہے۔ (حسن مدنی)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ